بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۱ ظہور ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۱ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۸۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور ۱۳۶۳ ہش اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو مصیبت کے وقت دعا کرتا ہے وہ خدا سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے

حقیقی خوشحالی خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے

یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال ہستی کا پتہ لگتا ہے

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا وے۔ خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے ..... جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلصِ صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۷-۸)

"دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اس مردِ فانی کی دعائیں فیوضِ الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔

یہ دعا اگرچہ بعالمِ ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت وجلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰-۱۱)

تحریکِ دعائے خاص

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ گزشتہ دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ دل میں خون کی سپلائی کم ہو جانے کی وجہ سے بار بار انجائنا کی تکلیف ہو رہی ہے جو تشویش کا باعث ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ کو علاج کے لئے راولپنڈی لے جایا جا رہا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔ ہمارا شافی خدا اپنی خاص قدرت سے ان کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے۔ آمین!

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

مڈل سٹینڈرڈ گوجرانوالہ ڈویژن کے امتحان میں عابد رشید زاہد کی نمایاں کامیابی

عزیزم عابد رشید زاہد ابن مکرم عبدالرشید صاحب مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان ۱۹۸۴ء میں گوجرانوالہ ڈویژن میں اوّل آئے ہیں۔ انہوں نے ۹۰۰ میں سے ۸۱۶ نمبر حاصل کر کے یہ خصوصی اعزاز حاصل کیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو بہت مبارک فرمائے اور اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین!

(خالد محمود جاوید ثاقب، شادیوال ضلع گجرات)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

۱۱ ظہور ۱۳۶۳ ہش

قبولیتِ دعا کے تین خاص لوازم

خدا تعالیٰ کے ان گنت احسانوں میں سے ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی ہر مشکل آسان کر کے انہیں ان کی مرادیں عطا کرتا ہے۔ اس نے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن آیت ۶۱) کہہ کر بندوں کو خود تلقین فرمائی ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کا جواب دوں گا اور اسے قبول کر کے تمہاری مرادیں تمہیں عطا کروں گا۔

یہ اتنا عظیم الشان احسان ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کہ انسان کی کوئی مشکل ایسی نہیں کہ جو دعا کے ذریعہ حل نہ ہو سکتی ہو اس لئے کہ جس نے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کہا ہے وہ عزیز و مقتدر اور قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ ناممکن کو بھی ممکن کر دکھاتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی عظمت اور اس کی بے انداز وسعت و ہمہ گیری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے، دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبہ سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات یہ دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے جس کو دعا پر ایمان ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر و کریم خدا ہے .... خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲-۳)

دعا کی عظمت و اہمیت اور مرادیابی کے نقطۂ نگاہ سے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر روشنی ڈالنے کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ دعاؤں کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے کے لئے علاوہ دیگر عوامل کے تین باتوں کو ملحوظ رکھنا ازبس ضروری ہے۔ پہلی دو باتوں کا تعلق اس امر سے ہے۔ کہ جملہ دیگر عبادتوں کی طرح دعا میں بھی جسم اور روح دونوں کا شریک ہونا ضروری ہے۔ جب تک جسم اور روح دونوں مجسم دعا نہ بنیں۔ دعا قبولیت کے درجہ پر نہیں پہنچتی۔ دعا کے وقت جسم کے ساتھ روح اس وقت شامل ہوتی ہے جب تقویٰ و طہارت کو لازم پکڑتے ہوئے تضرع و ابتہال اور سوز و گداز سے دعا کی جائے۔ تضرع ابتہال اور سوز و گداز سے روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلتی ہے۔ ایسی دعا ضرور بایں قبولیت جگہ پاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وہاں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ دعا کس طرح کرنی چاہیئے۔ فرمایا:۔

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً (الاعراف آیت ۵۶)

یعنی تم اپنے رب کو گڑگڑا گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔

تیسری بات جو دعا کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔ وہ ہے صبر و استقلال یعنی دعا کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے بلکہ صبر و استقلال سے دعا کرتا رہے۔ صبر و استقلال سے دعائیں کرنے والا کبھی محروم و بے نصیب نہیں رہتا

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دعا میں اول جسمانی مشقت ضروری ہے۔ دوسرے ضروری ہے کہ اس رنگ میں دعا کی جائے کہ روح گداز ہو کر پانی کی طرح آستانۂ الوہیت پر بہہ پڑے۔ تیسرے دعا کرتے میں کامل صبر و استقلال سے کام لیا جائے یعنی انسان دعا کرنے سے کبھی نہ تھکے بلکہ دعاؤں کے سلسلہ کو ہمیشہ جاری رکھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے والے ان ہر سہ لوازم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں کبھی کوئی شخص کامیاب نہیں ہوا جو جسم اور روح دونوں سے کام نہ لے۔ اگر روح کوئی چیز نہیں تو ایک مردہ جسم سے کوئی کام کیوں نہیں ہو سکتا کیا اس کے سارے اعضاء اور قویٰ موجود نہیں ہوتے۔ اب یہ بات کیسی صفائی کے ساتھ سمجھ آتی ہے کہ روح اور جسم کا تعلق جبکہ ابدی ہے تو پھر کیوں کسی ایک کو بیکار قرار دیا جاوے ـــ دعا کے لئے بھی یہی قانون ہے کہ جسم تکلیف اٹھائے اور روح گداز ہو اور پھر صبر و استقلال سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر حسن ظن سے کام لیا جاوے۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۳ء)

ہمارے لئے یہ ایام خاص طور پر دعاؤں سے کام لینے کے ایام ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ہم اس جذبہ و جوش اور اس تضرع و ابتہال سے دعائیں کریں کہ جسم تکلیف اٹھائے اور روح گداز ہو اور پھر اس حال میں اس کامل یقین کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ ضرور فضل کرے گا اور اپنے وعدوں کو ضرور بالضرور پورا کریگا صبر و استقلال سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ اگر ہم اس رنگ میں دعائیں کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں انقلاب برپا کر دکھائے گا۔

قطعات

حوصلوں کو بلند رکھنا ہے

(۱)

راہ پُر پیچ منزلیں ہیں کٹھن
کام آئے گا اپنا عزم صمیم
یہ عناصر، یہ آگ، پانی، ہوا،
سر جھکائیں گے سب پئے تعظیم

(۲)

سانحے لاکھ آئیں ہوش ربا
قلب کو ہوش مند رکھنا ہے
پستیوں میں گرائے جانے پر
حوصلوں کو بلند رکھنا ہے

(عبد المنان ناہید)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان پیشگوئی

(مکرم محمد اشرف ناصر صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ - کراچی)

خدا تعالیٰ جب دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ذریعے اس کے بعد آنے والے مامور کے متعلق پیشگوئیاں کرا دیتا ہے اور ایسی علامات لوگوں کو بتا دیتا ہے تاکہ جب وہ آئے تو دنیا کو اس کے پہچاننے میں آسانی ہو قرآن شریف میں ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ط

(اعراف : ۱۵۸)

کہ بہت سے اہل کتاب نے اس رسول نبی اُمّی کی اس واسطے متابعت اختیار کر لی ہے کہ انہوں نے اس نبی کو اپنے ہاں توریت و انجیل میں پہلے سے لکھا ہوا پایا ان نوشتوں کے مطابق وہ ایمان لائے اور قبول کرنے والے ہوئے۔

بائیبل کو اگر بغور پڑھا جائے تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سے یہ کتاب بھری پڑی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمؑ سے لے کر مکاشفات یوحنا تک سب کے سب اس عظیم الشان آنے والی ہستی پر فخر کرنے والے تھے۔ حضرت داؤدؑ کے الہامی نغمے حضرت سرور کائناتؐ کی مکی اور مدنی زندگی کی منظر کشی کرتے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کے گیتوں کا سرتاج الہامی گیت سرتاپا مدح نبیؐ عربی سے معمور ہے کہیں اشاروں میں کہیں کنایوں میں کہیں وضاحت کے ساتھ بہت سے نبیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خوشخبری دی ہے ان پیشگوئیوں میں سے بطور نمونہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ذیل میں پیش کی جا رہی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا تعالیٰ کے حکم سے طور پہاڑ پر گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

"خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کریگا"

(استثناء ۱۸/۱۵)

پھر آگے لکھا ہے۔

میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ سب ان سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے گا"

استثناء ۱۸/۲۰-۱۸

اس ایک پیشگوئی میں دراصل سات مزید پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے

(۱)

ان (بنی اسرائیل) کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا یہ بھائی بنو اسماعیل تھے۔ دراصل اس پیشگوئی کا باعث بھی یہی ہوا کہ بنی اسرائیل نے حورب کے مجمع کے دن یہ کہا تھا کہ وہ پھر کبھی خدا کی ایسی زبردست آواز نہ سنیں۔ اور ایسی تجلی نہ دیکھیں جو شریعت کی پرزور وحی لانے کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی اس نامناسب حرکت پر ناراض ہو کر فرمایا اچھا اس کے بعد ایسی تجلی تم پر نہ ہوگی بلکہ اس شریعت کے بعد اگلی شریعت تمہارے بھائیوں (بنی اسماعیل) میں منتقل کر دی جائے گی اور اس شریعت کے نازل ہو جانے پر بنی اسرائیل کے لیے روحانی ترقی کا صرف یہی راستہ قرار پایا کہ وہ اس موعود شریعت پر ایمان لائیں جو خدا تعالیٰ کی اکمل اور آخری اور محفوظ شریعت ہے جس کی زبردست تجلی کو قبول اور برداشت کرنے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وہ ذات بابرکات ہے جنہوں نے موسیٰؑ کی مانند صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔

(مزمل ع ۱)

کہ ہم نے تمہاری طرف تم میں سے ایک رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف ہم نے رسول بھیجا تھا۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰؑ کی طرح نبی تھے۔ مثلاً

۱- دونوں نبی یتیم رہ گئے تھے۔
۲- ہر دو جلالی نبی تھے۔
۳- ہر دو پر شریعت نازل ہوئی۔
۴- ہر دو کو اپنی قوم کے ساتھ جنگ پیش آئی
۵- جس طرح موسیٰ کے سب مخالف ہلاک ہوئے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہلاک ہوئے۔
۶- جس طرح حضرت موسیٰؑ کے بعد خلفاء آئے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین و مجددین آئے۔
۷- جس طرح مثیل موسیٰؑ موسیٰؑ سے افضل قرار دیئے گئے تھے اسی طرح محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے اپنی تمام شان میں بڑھکر ثابت ہوا۔

(۳)

اس پیشگوئی کے الفاظ کہ "میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا" میں بتایا گیا تھا کہ موعود نبی کی شریعت بتمام و کمال خدا کا لفظی الہام ہوگی یہ شان کسی نبی کی شریعت کو حاصل نہیں ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی ایسی شریعت نازل نہیں ہوئی جو لفظی طور پر خدا کا الہام ہو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو پیش کیا جو شروع سے لے کر آخر تک خدا کا کلام ہے جیسے قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى۔

(نجم ع ۱)

اور اس کا نام بھی قرآن کریم میں کلام اللہ رکھا گیا ہے۔ (بقرہ ع ۹)

(۴)

اس پیشگوئی میں کہا گیا تھا کہ جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سارا کلام لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور کوئی بات جس کی دین کے لیے ضرورت ہے انہوں نے چھوڑی نہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے متعلق فرماتا ہے

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ ع ۱)

کہ میں نے آج اس کلام کے ذریعہ سے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور ہدایت کی نعمت تمہارے لیے کمال تک پہنچا دی ہے اور دین اور سلامتی کو تمہارا مذہب قرار دیدیا ہے۔ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو ساری سچائیاں بتائی گئیں اور جنہوں نے دنیا کو ساری سچائیاں بتا دیں۔ اور کوئی ایک سچائی بھی نہیں چھپائی۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں دریافت فرمایا کہ

کیا میں نے سب باتیں پہنچا دی ہیں اس پر صحابہؓ نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے سب باتیں پہنچا دی ہیں۔

(۵)

اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کا کلام جو اس پر نازل ہوگا وہ خدا کا نام لے کر دنیا کو سنائے گا یہ بات بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہی پوری ہوئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے نبی ہیں جن کی الہامی کتاب کا ہر باب اس آیت سے شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ باتیں تمہیں سناتا ہوں"

(۶)

کہا گیا تھا کہ "وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے گا"

اس آیت میں موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے دنیا کو یہ بتایا گیا تھا کہ جس نبی کی اس آیت میں خبر دی گئی ہے چونکہ اس کے لیے انسان کی روحانی ترقی کی آخری کڑی ہونا مقدر ہے اور اگر کوئی جھوٹا شخص اس عہدے کو اپنی طرف فریب سے منسوب کرے تو اس سے بڑے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص بھی جھوٹے طور پر اس پیشگوئی کو اپنی طرف منسوب کرے گا وہ قتل کیا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف الفاظ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ کیا ہے جب آپؐ نے دعویٰ کیا تو آپؐ اکیلے تھے۔ آپؐ نہایت ہی کمزور تھے۔ دشمن بڑے جتھے والا اور بڑا طاقتور تھا مگر باوجود اس کے کہ دشمنوں نے اپنا سارا زور لگایا۔ انہوں نے آپؐ کو قتل کرنے یا زندہ پکڑ لانے پر خطیر انعامات پیش کیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن وہ آپؐ کو قتل نہ کر سکے۔ باوجود اس کے کہ اس وقت کی زبردست حکومتیں آپؐ کے مقابلہ پر آئیں آخر وہ سب ناکام ہوگئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامیاب اور بامراد انسان کی حیثیت میں فوت ہوئے۔ آپؐ کی ساری قوم آپؐ کی وفات سے پہلے آپؐ پر ایمان لے آئی اور آپؐ کے وصال کے چند سال بعد ہی آپؐ کے خلفاءؓ کے ذریعہ سے ساری دنیا میں (دین حق) پھیل گیا۔ چونکہ موسیٰ علیہ السلام خدا کے راستباز نبی تھے کتاب استثناء کی یہ پیشگوئی واقعہ میں خدا کی طرف سے تھی اسی لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کے مدعی تھے اس طرح کامیاب و کامران ہوئے کہ اس کی نظیر معدوم ہے آپؐ کے دشمن آپؐ کو قتل کرنے میں بڑی طرح ناکام و نامراد ہوئے پھر یہی نہیں کہ اتفاقی طور پر آپؐ دشمن کے حملوں سے بچ گئے ہوں۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن کریم نے بڑے زور و شور سے عربوں کے سامنے یہ علان کر دیا تھا کہ:-

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

(المائدہ ع ۱۰)

یعنی اللہ تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانوں کے حملوں سے بچائے گا۔ اور آپؐ کی جان کی حفاظت کرے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس خاص کام کے لیے بھیجا ہے تو وہ انہیں بغیر حفاظت کے نہیں چھوڑے گا۔ اور دشمن کو آپؐ کے مارنے پر قادر نہیں کریگا بلکہ یہ بھی فرمایا:-

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (سورۃ)

کہ اگر یہ نبی ہم پر جھوٹا قول باندھتا تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔

ان آیات سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے بچنا اتفاقی امر نہ تھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر کا ایک حصہ تھا جس کا اس نے آپؐ پر الہاماً اظہار کر دیا تھا اور آپؐ نے اس امر کا اعلان کر دیا تھا کہ دشمن آپؐ کے قتل کرنے پر قادر نہیں ہوں گے۔ اس طرح آپؐ نے دنیا کو ہوشیار کر دیا تھا کہ میں استثناء ۱۸/۲۰ کی پیشگوئی کے مطابق قتل نہیں کیا جاؤں گا۔ کیونکہ میں جھوٹا نہیں بلکہ حقیقی طور پر موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔

خلاصہ یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعثت محمدیہ سے قریباً ۱۹ سو سال پہلے یہ خبر دیدی تھی کہ موسوی شریعت الٰہی کلام کا آخری نقطہ نہیں بلکہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کامل شریعت کی ضرورت ہوگی۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں ایک اور مامور بھیجے گا۔ وہ مامور دنیا کے سامنے سب سچائیوں کو پیش کرے گا۔ اور وہی انسان کی روحانی ترقی کا آخری نقطہ ہوگا پس اس پیشگوئی کے مطابق دنیا میں ابھی ایک اور کتاب شریعت اور عظیم الشان نبی کی ضرورت تھی۔ پس قرآن کریم نے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بائیبل اور موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد اگر دنیا کی ہدایت کا دعویٰ کیا تو وہ بالکل حق بجانب اور خدا تعالیٰ کے کلام کو پورا کرنے والے تھے۔ قرآن کریم غیر ضروری نہ تھا بلکہ اگر قرآن کریم نہ آتا تو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تورات و انجیل کی باتیں غلط جاتیں اور دنیا بد اعتقادی اور شک کے مرض میں مبتلا ہو جاتی غرض کہ مسیح علیہ السلام کے بعد آنے والے ایک صاحب شریعت نبی کی پیشگوئی عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید میں موجود تھی کہ وہ ساری سچائیوں کو ظاہر کرے گا۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کے نام کو ہمیشہ کے لیے قائم کرے گا۔ اور یہ وجود حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرور کائنات فخر موجودات فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و آلِ محمد انک حمید مجید

درخواستِ دُعا

میرا بیٹا نصیر احمد ہمایوں دسمبر ۱۹۸۳ء میں پیٹ میں شدید چوٹ آجانے کی وجہ سے علیل ہوگیا تھا جس کی وجہ سے پیٹ کا ایک بہت بڑا اپریشن کروانا پڑا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اسے معجزانہ طور پر شفا دی۔ یکم اگست ۱۹۸۴ء کو اس کے پیٹ میں دوبارہ شدید تکلیف ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ دوبارہ اپریشن کرنا پڑے گا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولیٰ کریم میرے بیٹے کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور لمبی عمر سے نوازے۔ (بیگم میجر بشیر احمد خان طارق کراچی)

اطفال بھائیو

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:-

اطفال الاحمدیہ کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ وہ احمدی اخلاق سیکھیں۔ نیکی کے کام بجالائیں اور پابندیٔ نماز کی عادت ڈالیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

شجرکاری کی اہمیت و افادیت

مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب، مربی سلسلہ ربوہ

موسم برسات کی شجرکاری کا آغاز ہو چکا ہے۔ ملک کے طول و عرض میں مختلف قسم کے درخت لگائے جا رہے ہیں۔ عوام کو تحریص اور ترغیب دلانے کے لئے حکومت کئی قسم کے اقدامات کر رہی ہے۔

شجرکاری شہری اصولوں میں سے ایک ایسا بنیادی امر ہے جو نہ صرف ماحول کو خوشگوار بنانے میں بلکہ ملک کی معاشی اور اقتصادی ترقی میں بھی ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کی افادیت کو ماہرین زراعت نے تسلیم کرتے ہوئے اس کے ان گنت فوائد بیان کئے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں شجرکاری کی طرف صحیح توجہ نہیں دی جاتی۔ ہمارے ملک میں ویسے بھی جنگلات کی کمی ہے جس کی وجہ سے ایندھن کی بھی کمی ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شجرکاری کی اہمیت اور افادیت کو بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے:-

"عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ" (البخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (مومن) بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے جس کے نتیجہ میں پرندے، انسان یا جانور اس کو کھاتے ہیں تو یہ اس کے لئے بمنزلہ صدقہ کے ہوتا ہے۔

اس ارشاد نبویؐ میں شجرکاری کو صدقہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس میں جہاں خدمت خلق کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے وہاں اس سے معاشی استحکام بھی حاصل ہوتا ہے۔ کئی محتاج اور مساکین ان درختوں کی نگرانی اور خدمت پر مامور ہو جاتے ہیں اور بیروزگار افراد کے لئے روزگار مہیا ہو جاتا ہے۔

زمین پر درخت لگانے سے زمین کی قوت اور افادیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ویران بنجر علاقہ سرسبز ہو جاتا ہے اور وہاں کی زمین زراعت کے قابل ہو جاتی ہے۔ ماحول سرسبز ہونے کی وجہ سے آب و ہوا بھی خوشگوار ہو جاتی ہے جس علاقہ میں درخت کثرت سے ہوں گے وہاں بارش بھی زیادہ ہوتی ہے اور وہاں کی آب و ہوا مرطوب ہو جاتی ہے چلچلاتی دھوپ اور سخت گرمی میں ان کا سایہ رحمت ہوتا ہے۔ سڑکوں پر دورویہ درخت راہگیروں اور مسافروں کے لئے سکون اور راحت کا باعث ہوتے ہیں اور زمین کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور پھلوں جیسی مفید خوراک کا حصول بھی ہوتا ہے۔ بعض درخت طبی لحاظ سے اپنے اندر فوائد رکھتے ہیں۔ ان درختوں کے پتے اور چھال کئی بیماریوں میں تریاق ہوتے ہیں۔ درختوں کے ذریعہ کئی بنیادی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ عمارتی لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔ ٹوکریاں۔ چٹائیاں اس سے تیار ہوتی ہیں۔ شہد کی مکھی بھی اپنے چھتے درختوں پر بناتی ہے جہاں سے شہد حاصل ہوتا ہے جو از روئے قرآن کریم شفاء للناس ہے۔ درختوں کی لکڑی سے قسم قسم کا فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ زمین کی کئی بیماریوں مثلاً سیم اور تھور وغیرہ کا علاج اور ان کا ازالہ شجرکاری ہی میں ہے۔ اہالیان ربوہ کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ موسم گرما میں یہاں گرمی اور تپش بے انتہاء ہوتی ہے۔ جو درختوں کے ذریعہ کم ہو سکتی ہے نیز موسم گرما میں چلنے والی آندھیوں میں بھی درختوں سے کمی آجاتی ہے۔

الغرض شجرکاری کی اہمیت اور افادیت ہر لحاظ سے مسلمہ ہے۔ ضروری ہے کہ اہل وطن شجرکاری کی ضرورت کو محسوس کریں اور احباب جماعت بطور خاص اس پر عمل کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

(مکرم شیخ نثار احمد (کیپٹن) - لاہور)

خدا تعالیٰ تمام کائنات پر غالب ہے وہ سب قوتوں کا سرچشمہ ہے وہ واحد و لاشریک ہے۔ اس کے کسی قانون کے نافذ کرنے یا فیصلہ کرنے میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ سب قوتوں کے مالک نے اپنا غلبہ اور قوت کا اقرار کرانے کے لیے قوانین بنائے جن میں ایک قانون یہ بھی ہے کہ

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ۔

(مومن آیت ۵۲)

ہم ضرور اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ہمارے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی مدد کیا کرتے ہیں۔ بنی نوع کو اپنے اس قانون پر یقین دلانے اور ان کی تسلی کے لیے اعلان فرمایا:۔

سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ۔

کہ جاؤ اور زمین پر گھوم پھر کر دیکھو کہ نبیوں کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ کیا زلزلوں نے ان کی بستیوں کو تہہ و بالا نہ کیا؟ آندھیاں جس چیز پر چلیں اسے تباہ نہیں کرتی چلی گئیں۔ اور اس کو گلی ہوئی ہڈیوں کی طرح نہیں کر دیا۔ کیا مجرموں کو سیلاب اور سمندر میں غرق کر کے پانی کی مخلوق کی خوراک نہیں بنایا؟ ابابیلوں کے جھنڈ کے جھنڈ نے منکرین کی لاشوں کو بھوسے کی طرح نہیں کر دیا۔؟ کیا ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی کنکریوں بھری مٹھی نے کفار کی شکلیں بگاڑ کر نہیں رکھ دیں۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ قیصر و کسریٰ جیسی مہذب ترین۔ جاہ و حشمت کی مالک اور اپنے زمانہ میں سب سے طاقتور کہلانے والی سلطنتیں چند بے بضاعت نمازیوں کے ہاتھوں یکسر مٹا دی گئیں

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والوں نے خدا اور اس کے رسول کا صرف زبانی اقرار کیا اور پھر اس کی نصرت کے وارث بنے؟ نہیں ایسا نہیں اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہنے والوں نے خدا تعالیٰ کی عبادت کو حرزِ جان بنایا۔ خدا تعالیٰ کے بندوں سے پیار و محبت کا سلوک کیا۔ ماپ اور تول پورا دیا۔ یتیموں اور غریبوں کی مدد کی۔ تکبر و غرور سے انہیں نفرت تھی۔ والدین کی اطاعت وہ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور پھر سب سے اہم قانون صبر پر انہوں نے اس طور پر عمل کیا کہ انکے جسموں کو آروں سے چیرا گیا۔ لوہے کی کنگھیوں سے ان کے جسم سے گوشت نوچا گیا۔ انہیں ننگے جسم تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا گیا عورتوں کی شرمگاہوں پر نیزے مار کر شہید کیا گیا۔ چٹائیوں میں لپیٹ کر ناک میں دھواں چھوڑا گیا۔ وہ سر بازار قتل ہوئے اور بشاشت سے حمد کے گیت گاتے ہوئے قربان ہو گئے لیکن انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور پھر دنیا نے خدا تعالیٰ کے وعدہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کو روزِ روشن کی طرح پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

آئیے! ان آیاتِ قرآنیہ پر غور کریں جن میں صبر کی تلقین کی گئی ہے اور ساتھ ہی انعامات کا وعدہ بھی دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ کہ رحمت للعالمین اور آپؐ کے صحابہؓ نے کس طرح صبر کی تعلیم پر عمل کیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (آل عمران: ۱۳۵)

یعنی اور (جو) غصہ دبانے والے لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اللہ (ایسے) محسنوں سے محبت کرنے والا ہے۔ مخالفین و منکرین کے قتل کرتے یا گالیاں سن کر خاموشی اختیار کر لینے سے صبر کی آزمائش پوری نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر مومنوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ تمہیں بھوکا مارنے کے لیے کھانے پینے کی چیزوں سے محروم کیا جائیگا تمہارے مال بھی محفوظ نہیں ہوں گے۔ تمہارے گھروں کو لوٹ کر نذرِ آتش کر کے صبر کی آزمائش کی جائے گی۔ جیسے کہ فرمایا:۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ (البقرہ: ۱۵۴)

اور تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے (ذریعے) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول تو ان کو) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے اس آیت میں بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ کہہ کر انعام کی جو خوشخبری دی گئی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ گالی سن کر اس کا جواب نہ دینا بلکہ خاموشی اختیار کر لینا۔ عزیزوں کو قتل کیا جائے اور دیگر تکلیفیں دی جائیں تو صبر کے ساتھ خاموشی اختیار کر لینا ہی کافی ہے بلکہ صبر کے ساتھ ایک شرط رکھی گئی ہے کہ جب تم میری رضا کی خاطر صبر دکھاؤ تو لازم ہے کہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے دعاؤں سے بھی میری مدد چاہو یعنی صبر اور دعا لازم و ملزوم ہیں۔ اور ایسا کرو گے تو سنو تمہیں جنت میں ایک گھر عطا کیا جائے گا۔ فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ۔ (الرعد - ۲۳)

یعنی جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو (عمدگی سے) ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہراً (بھی) ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعے سے دور کرتے ہیں انہی کے لیے اس گھر کا بہترین انجام (مقدر) ہے۔ اب اس گھر کی خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں تعریف کی ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝

یعنی مستقل رہائش کے باغات جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی وہ لوگ جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی۔ اس میں داخل ہوں گے اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تمہارے لیے سلامتی ہو کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس اب دیکھو تمہارے لیے اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس قانون اور مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ہر حرکت خدا کی رضا کے لیے تھی اور آپؐ کے صحابہؓ نے کس رنگ میں خدائی قانون کی پابندی کی جن سے خوش ہو کر خیر الفاتحین نے مومنوں کو حکم دیا کہ میرے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دن رات درود بھیجو (اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد) اور صحابہ کو رضی اللہ عنہ کے خطاب سے نوازا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ایک موقع پر حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف چند صحابہؓ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کسی کو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ تھی لیکن جب سے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے ہیں اور آپؐ کی تصدیق کی ہے۔ ہم کمزور ہو گئے ہیں اور ذلیل ہو کر ہمیں کفار کے ظلم سہنے پڑتے ہیں۔ پس اے ہمارے آقا (فداہ نفسی) ہم کو اجازت دیں تا ہم کفار کا مقابلہ کریں۔ اگر کوئی دنیادار یا لڑائی جھگڑے کا دلدادہ لیڈر ہوتا تو کہتا کہ جاؤ اپنی بےعزتی کا بدلہ لو۔ لیکن محبوبِ دو جہاں نے جو خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کا مظہر تھا فیصلہ کن الفاظ میں فرمایا:۔

"اِنِّیْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا"

مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

پھر طائف کے سفر کے موقع پر صبر کا جو نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا دنیا کا کوئی شخص آج تک نہ دکھا سکا اور نہ دکھا سکے گا۔ طائف کے رئیس اعظم عبد یالیل نے شہر کے اوباش نوجوان آپؐ کے پیچھے لگا دیئے اور وہ بدبخت تین میل تک آپؐ پر پتھر برساتے رہے۔ آپؐ کے جسم مبارک سے اتنا خون بہا کہ سارا جسم خون سے تر بتر ہو گیا۔ اور خون کے جوتوں میں چلے جانے سے جوتے پاؤں سے چپک گئے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے حکم سے پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور کہنے لگا "یا رسول اللہ! مجھے خدا نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے حکم ہو تو میں پہلو کے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ان بستی والوں کو پیس کر انکا خاتمہ کر دوں" یہ کیا ہی اچھا موقع تھا بدلہ لینے کا۔ مگر وہ پیارا وجود جس کی اپنی ذات پر اور اسی پر ایمان لانے والوں پر انتہائی ظلم کیے گئے یہاں تک کہ عورتوں کو بھی نیزے مار مار کر شہید کیا گیا وہ ایک لمحہ سوچے بغیر کہہ سکتا تھا کہ ہاں جلد کر دو۔ قربان جائیں ہمارے ماں باپ اس پیارے وجود پر جو رحمت بن کر سب کائنات کے لیے آیا اس نے انتقام کا بالکل نہ سوچا۔ اس نے کہا تو یہ کہا "نہیں ہرگز نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے (اللہ اکبر)

حضرت بلالؓ بن رباح کے واقعات سے کون واقف نہیں۔ آپؓ کے واقعات پڑھ کر انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بے اختیار انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ خدا اور اس کے محبوبؐ کے وجود میں کھویا ہوا انسان تھا۔ اندازہ کریں اور تصور میں لائیں کہ حضرت بلالؓ کو مکہ کے بھٹی کیطرح تپتے ہوئے میدان پر ننگے بدن لٹایا جاتا ہے اور بڑے بڑے گرم پتھر آپؓ کے سینے پر رکھ کر کہا جاتا ہے کہ لات وعزیٰ کی پرستش کرو اور محمدؐ کو چھوڑ دو لیکن اس عاشقِ خدا اور محبوب محمدؐ کا ایک ہی جواب ہوتا ہے۔ احد - احد اس جواب پر اس کا نابکار آقا اُمیہ اور تیز ہو جاتا ہے اور گلے میں پھندا ڈال کر آپؓ کو شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا ہے جو آپ کو پتھریلی زمین پر گھسیٹتے ہیں۔ اس ایذا اور درد کے وقت بھی سوائے احد۔ احد کے انکی زبان سے کچھ نہیں نکلتا۔ اس صبر پر سچے وعدوں والے خدا نے کتنا بڑا انعام ان کو عطا فرمایا کہ فتح مکہ کے وقت کفار نے ان کے جھنڈے تلے پناہ پائی۔ (اللہ اکبر)

صحابیاتؓ نے بھی یقیناً مردوں سے کم عزم اور صبر کے کے نمونے نہیں دکھائے۔ زنیرہؓ بنی مخدوم کی لونڈی تھی۔ ابوجہل نے انہیں اس بے دردی سے مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں۔ لیکن اس صابرہ نے منہ سے کوئی غیر موزوں کلمہ نہ نکالا۔ حقیقی عشق کی فلاسفی سے محروم ابوجہل سمجھتا تھا کہ زنیرہ کی ظاہری آنکھیں (جو خدا تعالیٰ کی عنایات کا مشاہدہ کرتیں اور آنحضرتؐ کے پیارے اور نہایت ہی خوبصورت چہرۂ مبارک کے دیدار سے سکون اور راحت کا سامان پیدا کرتیں) ضائع کر دینے سے اس کو مسرتوں سے محروم کر دیگا؛ وہ محرومِ محبت کیا جانے کہ عشق و محبت میں ظاہری آنکھیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ کاش کہ وہ جانتا کہ دل کی آنکھ ہی وہ آنکھ ہے جو ان نظاروں کو دیکھتی اور ان سے لطف اندوز ہو سکتی ہیں۔ جس کی بینائی کو ضائع کرنا اس بدبخت یا کسی اور انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔

حضرت عمارؓ ان کے والد اور بوڑھی والدہ سمیہؓ کو کفار انتہائی سخت تکلیفیں دے رہے تھے تو اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرف آنکلے۔ آپؐ نے ان کو دیکھ کر دردمندانہ لہجے میں فرمایا:۔

صَبْرًا آلَ یَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃُ:۔

یعنی اے آلِ یاسر صبر کا دامن نہ چھوڑنا۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری ان تکلیفوں کے بدلے میں تمہارے لیے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر یاسرؓ اور اُن کی والدہ شہید کر دیئے گئے اور اپنے حقیقی خالق کے ہاں جا پہنچے۔

یہ تھیں وہ بزرگ ہستیاں جنہوں نے سب کچھ خدا اور اس کے رسولؐ کے لیے قربان کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے قانون کی ہر حالت میں پابندی کی۔ جنہوں نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ کو اپنانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ انہوں نے صرف اس لیے صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں کہ سچے وعدوں والے خدا پر یقین تھا۔ جس نے فرمایا صبر کرو اور دعائیں کرو اور میری نصرت کے وارث بنو۔ ان پاک ہستیوں کے صبر کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میرے ان صابر بندوں کیلئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس گھر کا نام "دارالحمد" رکھو۔

قرآن پاک کے نزول کے بعد ایسے ایسے عاشقانِ قرآن پیدا ہوتے رہے جنہوں نے قرآن کے ہر حکم پر عمل کیا۔ ان کا ہر قدم خدا کی رضا کے لیے اٹھتا۔ حضرت اقدس ..... رحمت للعالمین کی شان میں کیا ہی سچ فرماتے ہیں:۔

تو معمار دلہائے اے دلستان
بنا کردۂ تو نگیرد زوال

اے دلستان آپؐ دلوں کے معمار ہیں۔ آپؐ کی بنائی ہوئی عمارت زوال کا شکار نہیں ہو سکتی۔ یہ صبر و عفو کی عمارت جو آپؐ نے ہمارے دلوں میں بنائی ہے اس کو کبھی زوال آ ہی نہیں سکتا۔ ہر درد و غم اور مصیبت کے پلستر سے یہ عمارت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جائے گی۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو تلقین اور بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنی جماعت کو صبر کی تلقین کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی باتیں ناممکن پوری ہوں گی اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا راستہ جو ہمیں دکھایا ہے اس پر عمل کریں۔ توکل کریں دعا کریں اللہ کے وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ (انشاء اللہ)

(الفضل ۴ر اپریل ۱۹۸۳ء)

یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

درخواست ہائے دعا

- عزیزم منصور احمد (کیپٹن) بعارضہ کمر درد شدید بیمار ہے۔ (شیخ محمد اسحٰق۔ فیصل آباد)
- خاکسار کی دائیں آنکھ زخمی ہو گئی ہے (سلیم احمد ملتانی دارالنصر وسطی)
- خاکسار کے والد جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح مکرم مشتاق احمد صاحب سیکرٹری ضیافت نواب شاہ بھی بیمار ہیں۔ (نذر محمد نواب شاہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

بیگم حاجی محمد یعقوب صاحب کا ذکرِ خیر

از محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید

بزرگوار محترم حاجی محمد یعقوب صاحب آف سیالکوٹ شہر میری والدہ صاحبہ محترمہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ انھوں نے خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال سے ہمیشہ ایک حقیقی ماموں کا سا حسنِ سلوک روا رکھا۔ ان کی بیگم صاحبہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کا بھی ہم سے یہی سلوک رہا۔

سیالکوٹ سے عزیزم خواجہ ظفر احمد صاحب ابن محترم خواجہ عبدالرحمان صاحب نے جب ممانی جان صاحبہ موصوفہ کی وفات کی خبر دی تو ہم سب کو بہت دُکھ ہوا۔ مرحومہ نے عیدالفطر کے تیسرے روز یعنی ۲ر جولائی ۸۴ء کو تقریباً چھہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

اس دارِ فانی کو ہر انسان نے چھوڑنا ہے اور ہر عزیز کی جدائی پر صدمے کا احساس بھی طبعی امر ہے لیکن بعض امور خصوصیت سے رنج و غم بڑھانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ نامساعد حالات کے باعث ہمیں نمازِ جنازہ اور تدفین میں شمولیت کے ثواب سے محروم رہی، دوسرے یہ خیال کر کے کہ ان کی وفات کے باعث ہمارے ماموں جان ضعیفی کے عالم میں اکیلے رہ گئے ہیں۔ اس سے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا خود کفیل ہو اور ان پر تادمِ حیات سایۂ رحمت رکھے۔ آمین!

مرحومہ ممانی جان سے خاکسار کو بچپن سے ہی اُنس رہا ہے۔ میرے زمانۂ بچپن میں یعنی ۱۹۲۶ء میں وہ حاجی ماموں صاحب کے عقد میں آئیں۔ مجھے سب سے پہلی بار قادیان دارالامان جانے کا شرف غالباً ۱۹۳۰ء میں ان کی معیت میں حاصل ہوا۔ سفر و حضر میں مجھے بہت پیار و محبت سے رکھا۔

سعادتِ حج بیت اللہ:

مرحومہ ممانی جان کو اپنے شوہر محترم کی معیت میں ۱۹۵۱ء میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کا حافظہ بہت تیز تھا۔ حج کے جملہ مناسک کی تفصیل انھیں بخوبی یاد تھی۔ جس سے بندہ نے بھی استفادہ کیا۔ مرحومہ اپنے خاوند کی بہت خدمت کرنے والی اور جملہ عزیز و اقارب سے بہت محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ پنجوقتہ نماز کے علاوہ تہجد کا التزام بھی کرتیں اور ملازموں سے شفقت کا سلوک فرماتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مگر افسوس بعض نامساعد حالات کے باعث انھیں سیالکوٹ میں امانتاً دفن کرنا پڑا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں درجات کی بلندی سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے آمین ثم

"بُلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔"

امریکی وظائف برائے غیر ملکی طلباء

امریکن سکالرشپس کلچر سنٹر ایسے وظائف کے لئے درخواست فارم وصول کر رہا ہے جو امریکی یونیورسٹیوں، کالجوں اور اداروں کی جانب سے دیئے جاتے ہیں۔ یہ وظائف گریجوایٹس اور انڈر گریجوایٹس کے لئے دستیاب ہیں۔ اہم مضامین یہ ہیں:۔

میڈیسن، سائنس، انجینئرنگ۔ ایگریکلچر، بزنس، لاء، آرٹس، اکنامکس،

درخواست دینے اور درخواست فارم و مزید معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے اپنا نام اور پتہ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

AMERICAN SCHOLARSHIPS CULTURE CENTRE
P.O. Box 23931, SAN JOSE
CALIFORNIA 95153 (U.S.A.)

تمام خط و کتابت صاف اور واضح انگریزی زبان میں لکھی جائے۔

(بحوالہ روزنامہ نوائے وقت ۱۵ر جولائی ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں :-

" تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو اور کم از کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو"

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں ۳ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدہ کی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال۔ اوّل)

ضروری اعلان برائے چندہ ممبری ناصرات

" کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر۔ وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا۔"
(کلام محمود)

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کا مالی سال ستمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے اور ناصرات کے چندہ ممبری کے سالانہ بجٹ میں بہت زیادہ کمی ہے۔ جو ناصرات کی سابقہ روایات کے خلاف ہے۔ کیا آپ اس سال بچیوں کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔؟

سیکرٹریان ناصرات کے علاوہ صدر صاحبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ شعبہ ناصرات کی طرف توجہ دیں اور ان کا بجٹ چندہ ممبری کے اضافہ سے پورا ہو۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان گمشدگی

مورخہ ۵ اگست ۱۹۸۴ء خاکسار کے سامان میں سے ایک عدد طلائی کنگن رات کے وقت ربوہ اسٹیشن سے دارالعلوم جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملا ہو وہ پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ

(محمود احمد معرفت دفتر الفضل ربوہ)

- دورہ وکیل المال اوّل کے ایام میں -
محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں مخلصین جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۰/-
۲۔ " " سراج الدین صاحب سراج مارکیٹ ربوہ	۱۰۰۰/-
۳۔ " اس احمد صاحب مبشر جہلم	۷۵۰/-
۴۔ " چوہدری منیر احمد صاحب ولد " محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۵۔ " ملک مبشر احمد صاحب ولد عبدالغنی صاحب چک سدھے سیالکوٹ	۵۰۰/-
۶۔ " احمد الدین صاحب دوکاندار آف گرمولہ گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۷۔ " اللہ دین صاحب والد مرحوم مبارک بشارت احمد صاحبان گجرات	۵۰۰/-
۸۔ " شیخ نیر عبداللہ صاحب وزیر آباد پنجاب مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب باگورا (مرحوم والد)	۵۰۰/-
۹۔ " چوہدری رشید احمد صاحب ٹیکسلا راولپنڈی	۵۰۰/-
۱۰۔ " عزیزم عمران خالد پسر اعجاز احمد صاحب واہ کینٹ	۵۰۰/-
۱۱۔ " مرزا سعید احمد صاحب اسلام آباد	۵۰۰/-
۱۲۔ " ٹھیکیدار محمد سلیم صاحب "	۵۰۰/-

ان کے علاوہ پانچسو روپیہ سے کم مالیت کے بھی وعدے اور نقد رقوم ملیں۔ نیز بچوں کی طرف سے بھی ایمان پرور مسابقت کا جذبہ دیکھنے میں آیا۔ قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حقیقی جنت

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

" باہمی مودت اور اخوت اور پیار کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار ہوتے ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سمیٹتے ہیں؟ اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کا فائدہ بڑا ہے آپ کو ثواب بڑا ہے تو ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا۔ اپنی عدم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نمونہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ واقع میں دنیا میں ایک مقام ہے جسے ہم جنت کہہ سکتے ہیں۔ جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنیوالا اور ہر قسم کے جدال سے بچنے والا ہے۔" (الفضل مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۱ء)

(نظارت اصلاح وارشاد)

○

نوٹس تعلیمی وظائف

ضلع کونسل سرگودھا نے اپنے دیہی علاقوں میں رہنے والے طلباء/طالبات کو حسب ذیل وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس	۲۰۰/- روپے ماہوار
۲۔ بی۔ ایس سی زراعت	۲۰۰/- " "
۳۔ ہائی سکول کے طلباء طالبات کے لئے	۱۰۰/- " "
۴۔ مڈل سکولوں " " "	۷۵/- " "

خواہشمند طلباء/طالبات مجوزہ فارم جو دفتر ضلع کونسل سرگودھا سے دستیاب ہیں) پر درخواستیں مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء تک بصیغہ رجسٹری ارسال کریں۔ درخواستیں بہر صورت متعلقہ تعلیمی ادارے کی معرفت آنی چاہئیں۔ ادارہ کے سربراہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ درخواست پر سفارش کرتے ہوئے دیگر وجوہ کے علاوہ درخواست دہندہ کی تعلیمی حالت کا تقابلی جائزہ تحریر کریں۔ ہر درخواست کے ہمراہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ لف کرنا لازمی ہے۔

المشتہر:- (چوہدری انور علی چیمہ) چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا

(بحوالہ روزنامہ مشرق لاہور یکم اگست ۱۹۸۴ء)

اعلان برائے لجنات
بابت چندہ جات

شعبہ مال کے نوماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع اور ممبری ناصرات موصول ہوا ہے براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ جلد از جلد وصول کر کے مرکز بھجوانے کی کوشش کریں۔ تاکہ بجٹ پورا کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جماعت احمدیہ ملک (غانا) میں تعلیم اور صحت کے میدان میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے"۔ (وزیر اعلیٰ اسارچر)

احمدیہ سکول اسارچر میں تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب کا انعقاد

احمدیہ سکول اسارچر غانا میں تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب مورخہ ۲۰ ر مارچ ۱۹۸۴ء منعقد ہوئی جس کی صدارت اسارچر کے امیر جماعت محترم عبد الوہاب صاحب نے کی۔ وزیر اعلیٰ اسارچر پی۔ ایچ۔ ڈی سی ریجنل سیکرٹری سٹرائی زون جو کہ اب ترقی کے بعد مرکزی وزیر صحت کے طور پر چند روز میں اپنا کام شروع کر دیں گے بطور مہمان خصوصی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ دیگر احباب کے علاوہ علاقہ کے بیس چیفس بھی اس موقعہ پر موجود تھے

تقسیم انعامات کی اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد پرنسپل سکول ہذا جناب مجید احمد صاحب بشیر نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں سکول کے سینئر پریفکٹ (نمائندہ طلباء) نے رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے تقریر کی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ملک میں تعلیم اور صحت کے میدان میں کافی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام اساتذہ اور طلباء کو اس بات پر مبارکباد دی کہ وہ نہایت خوبی کے ساتھ اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی

(وقت)

ربوہ کو خوبصورت بنائیں

اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور اس برسات کے موسم سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ (گلشن احمد نرسری) سے پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:

شیشم، سری، سفیدہ، جامن، ٹکوما، کنیر، سیمل، سکھ چین، ایپل ایپل، گرڈھل، نیم، بکین، انجیر، توت، انار وغیرہ۔

صدرانِ کرام محلہ اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ یکم اگست تا ۱۵ ر ستمبر اپنے اپنے محلہ میں فعال اور مؤثر سعی کے ذریعہ گھروں۔ گلیوں اور ماحول میں ایک ترتیب کے ساتھ پودے لگائیں۔ تا ربوہ سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے ایک معیاری شہر قرار پائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

اعلانِ گمشدگی

مکرم عبد الغفار صاحب جن کی عمر ۴۵ سال ہے اور چک ۱۲۱ گو کھووال ضلع فیصل آباد کے رہنے والے ہیں کئی روز سے لاپتہ ہیں ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں۔ بین کا پی مل جائے تو لکھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ الجھے ہوئے بال اور خشخشی داڑھی ہے۔ سر کو جھکا کر چلتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ پہنچانے والے کو انعام بھی دیا جائیگا۔

(ندیم احمد مکان ۱۱۱ - ناصر آباد ربوہ)

بخات کیلئے اعلان

شعبہ مال کے نوماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم بخات کی طرف سے چندہ اجتماع بخہ اور مجموعی ناصرات موصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام ایسی بخات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ اس طرف خصوصی توجہ دے کر جلد از جلد مرکز بھجوانے کی کوشش کریں تا جلد بجٹ پورا کیا جا سکے۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خوشخبری

سلور سینڈ جنرل سٹور نے باقاعدگی سے کام شروع کر دیا ہے۔ معیاری اور بازار سے بارعایت جنرل شاپنگ کیلئے تشریف لائیں!

سلور سینڈ جنرل سٹور

(فضل الٰہی مارکیٹ) کالج روڈ ربوہ

لندن، نیویارک، پیرس، ناروے سویڈن، ڈنمارک - غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے لیے ٹکٹ اور بکنگ کے لیے ہماری خدمات حاضر ہیں

انشاء اللہ تعالیٰ آپکی بہتر خدمت اور بہتر سہولت کے متمنی

المحمود ٹریولز رجسٹرڈ

گورنمنٹ لائسنس ۵۶۴

فون نمبر ۴۹۳

اقصیٰ روڈ - ربوہ

عنقریب عظیم الشان افتتاح

مرکز سلسلہ میں آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر کا افتتاح بہت جلد ہو رہا ہے جہاں جنرل سٹور کی جملہ اشیاء، بچوں کے کھلونے، ہوزری ڈیکوریشن پیسز اور بہت سی نئی اشیاء نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہو سکیں گی۔

آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر (اقصیٰ روڈ ربوہ)

ہر قسم کے اعلیٰ سوتی اور ریشمی کپڑے کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

کریسنٹ کلاتھ مرچنٹ

ریلوے بازار - اوکاڑہ

پولکا آئس کریم

فیوچی کلر، اگفا کلر لیبارٹری سے رنگین فلموں کی ڈیولپنگ، پرنٹنگ کے لئے، بیڈمنٹن ریکٹ کی بنائی کیلئے، اشیاء منیاری، کاسمیٹکس وغیرہ کیلئے،

ورائٹی پیلس

نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

اطلاعِ عام

ملکی اخبارات اور ٹیلی وژن کے اشتہارات سے جپسم پلاسٹر کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات تو آپ رکھتے ہیں۔ لیکن اب جپسم کارپوریشن لمیٹڈ کے انجینئر بتاریخ ۱۲ ۸ ۸۴ بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام دارالضیافت میں اس کا عملی مظاہرہ کر کے دکھائیں گے اور ایک دیوار پلستر کروائیں گے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ بروقت تشریف لا کر عملی کام دیکھیں نیز انجینئر صاحب آپ کے سوالات کے جواب بھی دیں گے۔ اتنا نہ بھولئے۔ جپسم پلاسٹر باکفایت اور دیرپا ہونے کے ساتھ ساتھ کلر سے نجات دلاتا ہے۔ سٹاک موجود ہے۔ قیمت فی بوری ۱۴۱ روپے صرف

طارق محمود اینڈ کمپنی بلڈنگ میٹریل ڈیلرز رحمت بازار ربوہ